بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۲۰
ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید انور

شمارہ ۲۸
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ روفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ روفا کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور گذشتہ رات ۸ بجے گھوڑا گلی (مری) سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ روفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

قادیان ۱۲ روفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آج پانچ بجے بعد دوپہر محترمہ بیگم صاحبہ و عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہ چند روز کے لئے حیدرآباد تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

---

۲۲ جمادی الاول ۱۳۹۱ ہجری | ۱۵ روفا ۱۳۵۰ ہش | ۱۵ رجولائی ۱۹۷۱ عیسوی

Vakil-ul-Mal, Tahrik-i-Jadid, QADIAN.

تامل ناڈو (مدراس) کے نئے گورنر صاحب سے احمدیہ وفد کی ملاقات

—— (۱) ——

قرآن مجید (انگریزی) اور اسلامی کتب کی پیشکش

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو)

مدراس ۔ ۲۹ راحسان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۹ رجون ۱۹۷۱ء۔

یہ جماعت احمدیہ کی امتیازی شان ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کا کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کرتی بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتی ہے۔ اس حقیقت کا اعتراف جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ آج دنیا میں بہت سی جماعتیں ہیں لیکن تبلیغ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بھی یہ برگزیدہ جماعت بازی لے جاتی رہی ہے۔ بڑی سے بڑی شخصیت تک کلمۂ حق پہنچانے کے سلسلہ میں آج مدراس کے نئے گورنر جی کے کی خدمت میں قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب پیش کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس جماعت کے افراد کو اس خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

مدراس کے سابق گورنر سردار اجل سنگھ صاحب کی خدمت میں بھی اسلامی لٹریچر پیش کرنے کا شرف ہمیں حاصل ہوا تھا۔ پچھلے ماہ سردار جی کا تبادلہ ہوا اور نئے گورنر صاحب اُن کی جگہ تشریف لے آئے ہیں۔

خاکسار نے جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے اُن کی خدمت میں مورخہ ۱۷ راحسان کو اس نئے تقرر پر مبارکباد دی عرض کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جماعت احمدیہ مدراس کے ایک وفد کو ملاقات کا وقت دیا جائے تاکہ انہیں کچھ اسلامی لٹریچر پیش کئے جائیں۔ یہ چٹھی ملتے ہی گورنر صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری نے جواب لکھا جس میں انہوں نے ۲۹ راحسان کی صبح ۱۰ بجے ملاقات کرنے کی اطلاع دی۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ہم مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک وفد گورنر صاحب سے ملنے کے لئے راج بھون گئے

(۱) مکرم شیخ محی الدین علی صاحب (صدر جماعت) (۲) مکرم شیخ محمد رفیق صاحب (نائب صدر) (۳) مکرم مولوی کمال الدین صاحب (سیکرٹری امور عامہ) (۴) خاکسار محمد عمر۔

گورنر صاحب نے کھڑے ہو کر ہم سب سے مصافحہ کرتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ خاکسار نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے اس نئے تقرر پر انہیں مبارکباد دی۔ اس کے بعد گورنر صاحب نے دریافت فرمایا کہ آپ کیا کیا کتابیں میرے لئے لائے ہیں۔ خاکسار نے ان کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب پیش کیں۔

(1) Holy Quran English Translation
(2) Teaching of Islam
(3) Haly Prophat Mohamad
(4) Ahmadiyya Movement in India
(5) Islam The Need of The haur
(6) Massage of Peace and a Word of Warning

محترم گورنر صاحب نے یہ کتابیں نہایت ادب و احترام کے ساتھ قبول کرتے ہوئے پہلے ان سب پر سرسری نظر ڈالی پھر احتیاط سے اپنے پاس رکھ کر فرمایا میں نے Ahmadiyya organisation کے متعلق سرسری طور پر ہی سنا تھا۔ اور اس کے بارے میں گہرا مطالعہ نہیں کیا۔ میں اب ان کتب کو ضرور پڑھوں گا

خاکسار نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ قومی یکجہتی اور بین الاقوامی اخوت کے لئے جماعت احمدیہ کیا کوشش کر رہی ہے۔ اس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو خدا نے تمام مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ ہم نے دوران گفتگو پیشوایان مذاہب کے احترام کے لئے جماعت احمدیہ کی سرگرمیاں مختصراً بتا دیں۔

محترم گورنر صاحب نے نہایت خندہ پیشانی اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہماری باتوں کو سنتے ہوئے فرمایا کہ تمام پیشوایان مذاہب خواہ وہ کسی ملک یا علاقہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے کیوں نہ ہوں ایک ہی قسم کی تعلیم لے کر ایک ہی خدا اور رب کی طرف بلانے کے لئے آتے رہے ہیں۔ لیکن جو مذاہب اور اُن کے ماننے والے اصل منشاء سے ناآشنا ہیں وہی مختلف [illegible] توڑتے اور فتنہ فساد پیدا کرتے ہیں۔

دوران گفتگو آپ نے یہ شعر پڑھ کر سنایا:

کبھی ہیں کھلتے چمن بدلا
کبھی ہیں ستارے گلشن بدلا

آپ نے موجودہ لیڈروں اور دنیوی راہ نماؤں کی بے راہ روی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ

کبھی رب سے کبھی اصول سے ڈرتا ہے
اب تو بنیادوں کے کھانے سے ڈرتا ہے
یہ ہوا کیسی چلی ہے چمن والوں کو
کانٹوں سے نہیں پھولوں سے ڈر لگتا ہے

اسی وقت ہم نے کہا یہ حقیقت ہے کہ کوئی مذہب بھی آپس میں فتنہ و فساد کی تعلیم نہیں دیتا۔ نہ کبھی اس کی اجازت دیتا ہے۔ سب مذاہب صلح و آشتی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ [illegible] انسان نے کیا۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر و پرنٹر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۵ وفا ۱۳۵۰ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۷۱ء

برما میں تبلیغ اسلام

سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بارہ زبانوں میں جلسہ سیرۃ النبی کا انعقاد اور حج بیت اللہ کی فلم کی نمائش تبلیغی لٹریچر کی اشاعت

(از مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون برما)

ہمارے ہاں گذشتہ نو سال سے ہر قسم کے غیر ملکی سفر اور تبلیغ و مذہبی لٹریچر کے منگوانے پر پابندی ہے تاہم یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ گذشتہ سال رنگون سے مکرم ڈاکٹر ایم جمیل صاحب اور ان کی اہلیہ محمودہ بیگم صاحبہ کو حج بیت اللہ کے موقع پر ملے جانے اور اس کے بعد حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینۃ الرسول کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۶۹ء میں انہیں عمرہ کا بھی شرف حاصل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ مبارک کرے۔ آمین۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر خاکسار نے ۲ ہزار کی تعداد میں ایک عید کارڈ پمفلٹ کی صورت میں تیار کرایا تھا جس میں سورۃ فاتحہ کا عربی متن کے علاوہ ۱۲ زبانوں اردو۔ برمی۔ تامل۔ ملاباری۔ بنگلی۔ گجراتی۔ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن۔ اسپرانٹو اور فرنچ میں ترجمہ پیش کیا گیا تھا۔ یہ پمفلٹ سینکڑوں حضرات کو بذریعہ پوسٹ بطور تحفہ عید بھیجا گیا۔ بعض معززین کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں شکریہ کے خطوط ملے۔

برمی زبان کا ایک ۱۶ صفحات پر مشتمل رسالہ ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا جو ہمارے رجسٹرڈ میگزین "البشریٰ" کا ضمیمہ رسالہ ہے۔ اس کے ٹائیٹل پیج پر ہم نے سیدنا حضور کا فوٹو دیا ہے اور اس میں پڑھنے کے لئے آیات قرآن کریم دے کر بیش اہم نصائح درج کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ بھی تمام ملک میں بذریعہ پوسٹ سینکڑوں حضرات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اسی سلسلے کا ایک اور رسالہ زیر ترجمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہر اتوار باقاعدہ میٹنگ ہوتی ہے جس میں درس قرآن کریم کے علاوہ برمی اور اردو میں مختلف موضوعات پر تقاریر کا پروگرام رہتا ہے جو غیر مہمانوں کے سوالات کا جواب بھی دیا جاتا ہے

ہر بدھ کو بعد نماز عشاء درس کا سلسلہ جاری ہے آجکل مشکوٰۃ شریف کا درس ہو رہا ہے۔

۱۶ مئی بروز اتوار ہم نے جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔ اخبار میں ۲ روز اس کا اعلان شائع ہوا۔ اور دعوت نامے بھیجے۔ مکرم ڈاکٹر ایم جمیل صاحب کی تیار کردہ حج بیت اللہ وغیرہ کی فلم دکھانے کا پروگرام بھی شامل تھا۔ مستورات کو یہ فلم ۱۵ مئی کی شام کو دکھا دی گئی تھی۔ غیر از جماعت مستورات کی ایک بڑی تعداد نے بھی یہ فلم دیکھی۔

جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر ایم جمیل صاحب نے فرمائی اور سیکرٹری کے فرائض جناب مولوی لوچی صاحب نے سرانجام دیئے۔ شروع میں تلاوت قرآن کریم احمد سلطان صاحب۔ نظم اردو مولوی مولا بخش اسمٰعیل صاحب نے کی تقاریر محمود سوداگر صاحب۔ مکرم سرنگا رسا صاحب اور عبد الرحمٰن صاحب تامل میں عبد القادر صاحب اور دوست اسمٰعیل صاحب۔ اردو میں خاکسار اور انگریزی میں محترم صدر مجلس نے حاضرین سے خطاب کیا اور سیرت مطہرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اللہ تعالیٰ کے کرم سے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ بھری ہوئی تھیں۔ اور غیر از جماعت عورت اور مرد شریک جلسہ تھے۔ جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور اس کے بعد فلم کی نمائش کی گئی۔ مکہ شریف، خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کے نظارے قبل حج اور دوران حج بکثرت کا منظر اور میدان عرفات کے تمام دنوں میں وسعت اور ویرانی اور پھر حج کے دنوں میں اس کی آبادی کا نظارہ حیرت انگیز اور ایمان افروز تھا۔ ایک فلم ربوہ جلسہ سالانہ اور دارالذکر لاہور کی بھی ہمیں بھجوائی گئی ہے۔ مکرم و محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور حاضرین جلسہ نیز دار الذکر میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب اور برادرم مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور دیگر احباب کی دید کا شرف حاصل ہوا۔ حج بیت اللہ شریف کا نظارہ اور حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی دید نے دیکھنے والوں پر عجیب اثر کیا۔ ذکور و اناث کی اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان آنسوؤں کے پیچھے نہ جانے کیا کیا حسرت و ارمان اور شوق دید و ملاقات کے جذبے کارفرما تھے۔ اس کا راز دان اللہ تعالیٰ ہی ہے ہم سب مکرم ڈاکٹر صاحب کو دعا دیتے ہیں جن کی بدولت ہم یہ نظارے دیکھ پائے۔

بعض غیر از جماعت معززین نے فلم دیکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے جس کے لئے ایک مختصر مجلس کا اہتمام کرنے کا ارادہ ہے و باللہ التوفیق۔ جلسے کے اخباری اعلان کے باعث "ایس ایس حیدری" کے ریڈیو افسر برادرم عبد الرشید صاحب مسجد میں تشریف لائے۔ اسی طرح اس اعلان سے متاثر ہو کر ایک معزز غیر احمدی دوست نے بھمنا نہرت آباد سے خط خاکسار کو لکھا۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ "عرصہ دس سال کا گذرا کہ ایک شخص دعوے کیا کرتا تھا کہ جب تک وہ زندہ ہے اس قسم کے اعلانات اس ملک میں نہ ہونے دے گا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ یہ دعوے کرنے والا خود ہی نہ رہا۔ یہ لوگ مسلمانوں کو کافر بنانے میں ماہر ہیں۔ وبس۔ آپ حضرات مضبوطی سے مضبوط تر ہوتے جائیں۔ کیونکہ ایک آپ احمدیوں کی ہی جماعت ساری دنیا میں اسلام کی منادی ہے۔"

پان تناؤ بستی سے محمد صاحب خیر اللہ در صاحب اور سکندر صاحب تشریف لائے مانڈلے سے ارکھا تا کا صاحب آئے۔

افسوس کہ باوجود خواہش کے ہمارے کوکریک کے احباب نہ آ سکے۔ پان تناؤ سے عبد الباری صاحب بیعت کر کے شامل سلسلہ ہوئے۔ وہ اپنی بیوی کے اثر تبلیغ سے متاثر تھے مگر اب ان کے ذریعہ سے ان کی بیوی کے دوسرے رشتہ داروں میں انشاء اللہ تبلیغ کا رستہ کھل جائے گا۔ کوکریک میں ہمارے جوشیلے نوجوان عبد الحلیم صاحب اچھا کام کر رہے ہیں انہوں نے نوجوانوں کی ایک مجلس قائم کی ہے جو وقتاً فوقتاً میٹنگ کر کے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور رنگون کے مرکز سے شائع شدہ لٹریچر کو اپنے علاقے میں پھیلاتے ہیں۔ گذشتہ مہینہ سے ہم نے خطبہ جمعہ برمی زبان میں سائیکلو سٹائل کر کے لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا ہے بفضلہ تعالیٰ اب اس پمفلٹ کی اشاعت ایک سو سے ۲۵۰ ہوگئی ہے اور آئندہ ۵۰۰ تک کرنے کا ارادہ ہے تاکہ مضافات میں زیادہ سے زیادہ حضرات تک پہنچ سکے۔ اس طرح مرکزی اور غیر ملکی اور اہم جماعتی خبریں اور ارشادات حضرت مسیح موعود ملک کے مختلف حصوں میں پہنچ جاتے ہیں۔

غیر ممالک سے مکرم ڈاکٹر کیرس صاحب مترجم قرآن کریم اسپرانٹو کے خطوط آتے۔ انہوں نے ازراہ کرم ہمیں اسپرانٹو قرآن کریم کی جلد تحفۃً بھیجی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار نے ان کی فرمائش پر سورہ فاتحہ بارہ زبانوں میں رسالہ کی چند کاپیاں نیز سکاؤٹ ہی کے لئے ان کو ارسال کی ہیں۔ انشاء اللہ پرمٹ ملنے پر جملہ لٹریچر دوسرے ملکوں کو بھی ارسال کروں گا

ماریشس سے مکرم قریشی صاحب کا بھی خط آیا تھا جس میں انہوں نے عزت مآب وزیر اعظم ماریشس ۲ سے اپنی ملاقات کا ذکر فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ اپنے سفر کے دوران برما میں جماعت احمدیہ برما کی طرف سے ایک خوش آمدید کا خط اور تحفہ بھی ان کو ملا تھا۔ جس پر انہوں نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ آخر میں جملہ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ و درخواست دعا

میرے بیٹے عبد الرشید بدر کی پریپ رہبڑ بکس) میں نمایاں کامیابی پر بہت سے احباب نے مبارکباد لکھ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ میں ان تمام احباب کا دل سے ممنون ہوں۔ چند روز سے میری آنکھوں میں سوجن کی تکلیف ہے اسلئے معذور ہوتے ہوئے ان سب کرم فرماؤں کی خدمت میں انفرادی جواب عرض کروں گا۔ بذریعہ اس تحریر کے ذریعہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ عزیز کی آئندہ تعلیم میں اس سے بڑھ کر نمایاں کامیابی کے لئے ضرور دعا فرماتے رہیں۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک سفر اور دینی مصروفیات

ربوہ سے اسلام آباد۔ پرتپاک خیر مقدم۔ قبولیتِ دعا کا ایک تازہ نشان۔ حضورِ انور کے اہم ارشادات

(۱)

ربوہ سے اسلام آباد کا سفر

گھوڑا گلی ۲۳ احسان ۱۳۵۰ ہش

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ہشاش بشاش ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور مہمات دینیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

احباب جانتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے طویل عرصہ تک صاحبِ فراش رہے ہیں۔ اس تکلیف کے کچھ نہ کچھ اثرات ابھی تک چل رہے ہیں ربوہ کی شدید گرمی اور حضور پُرنور کی علالتِ طبع کے پیشِ نظر حضور کے ہر خادم کی یہ دلی خواہش تھی کہ حضور جلد کسی ٹھنڈے صحت افزا مقام پر تشریف لے جائیں مبادا گرمی کی وجہ سے حضور کی طبیعت پر برا اثر پڑے مگر حضور ربوہ ہی میں تشریف فرما رہے شدید گرمی اور بیماری کے باوجود برابر سلسلہ کے اہم امور سر انجام دینے میں مصروف رہے اور احبابِ جماعت سے ملاقاتیں بھی فرماتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۲۰ احسان (جون) کی صبح کو ربوہ سے روانہ ہوئے شمعِ خلافت کے پروانے اپنے مشفق اور مہربان آقا کو الوداع کہنے علی الصبح دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ روانگی سے قبل اجتماعی دعا کرنے کے بعد حضرت اقدس مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا چھ بجے صبح سرگودھا، چکوال کے راستے عازمِ اسلام آباد ہوئے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ محترمہ حضور کے چھوٹے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم خان بشیر احمد صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضور کے ہمرکاب تھے۔

راستے میں سرگودھا کے احمدی دوست مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت کی قیادت میں حضور کی زیارت کے لئے سرِ سڑک جمع تھے۔ حضور کی کار پہنچنے پر انہوں نے حضور کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔

جماعت احمدیہ سرگودھا نے حضور کی خدمت بابرکت میں یہ درخواست کی تھی کہ حضور ان کی طرف سے کلر کہار میں صبح کے ناشتے اور دوپہر کے کھانے کی دعوت قبول فرمائیں حضور نے ازراہ شفقت اس دعوت کو قبول فرمایا تھا۔ چنانچہ سرگودھا کے کچھ احباب بھی اپنے امیر صاحب کی سرکردگی میں تین کاروں پر سوار ہو کر حضور کے قافلہ میں شامل ہو گئے۔ جب کہ کچھ احباب اپنی دو کاروں پر کھانے کا انتظام کرنے کے لئے پہلے ہی سے کلر کہار پہنچ چکے تھے مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مکرم قاضی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال اور کئی دوسرے مقامی اور بار کی جماعتوں کے احباب بھی حضور کا استقبال کرنے کیلئے کلر کہار پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ ساڑھے گیارہ بجے جب حضور کلر کہار کے ریسٹ ہاؤس پہنچے تو احباب نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا۔ کیونکہ ایک تو ربوہ سے روانگی میں کسی قدر دیر ہو گئی اور بوجہ آپ کی تکلیف کے پیشِ نظر کار کی رفتار آہستہ رہی اسلئے حضور راستے میں ناشتہ نہ کر سکے۔ البتہ [illegible] میں چند منٹ توقف کے دوران چائے کی ایک پیالی نوش فرمائی۔ کلر کہار پہنچنے پر حضور نے پہلے دوستوں سے ملاقات فرمائی۔ پھر ناشتہ کیا۔ اس کے بعد تھوڑا سا آرام فرمایا اور پھر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد بھی حضور نے تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ راولپنڈی کی جماعت کی طرف سے حضور اور آپ کے دیگر افرادِ قافلہ کو شام کی چائے پیش کی گئی۔ چائے سے فارغ ہو کر حضور یہاں سے پونے پانچ بجے شام روانہ ہوئے راستے میں راولپنڈی سے آگے روات کے مقام پر اسلام آباد کے کچھ احباب حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور کے وہاں پہنچنے پر یہ دوست بھی اپنی تین کاروں میں سوار ہو کر حضور کے قافلہ میں مل گئے۔ ساڑھے سات بجے شام حضور مع قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت اسلام آباد پہنچے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف فرما ہوئے یہاں بھی اسلام آباد اور راولپنڈی کے احباب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعد میں مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور بعض دیگر احباب کو حضور نے انفرادی ملاقات کا شرف بھی عطا فرمایا۔

مورخہ ۲۱ احسان بروز پیر شام کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی عیادت کے لئے سی۔ ایم۔ ایچ تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف ان دنوں پھر پرانی تکلیف کے عود کر آنے کی وجہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب سے ان کی شفاءِ عاجلہ اور صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

اگلے روز ۲۲ احسان صبح گھوڑا گلی کو روانگی تھی۔ سامان ٹرک پر جا چکا تھا کہ یکایک بارش آگئی جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بارش ہو جانے سے موسم خوشگوار ہو گیا ورنہ اس سے پہلے اسلام آباد میں بھی خاصی گرمی پڑ رہی تھی۔ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ مع قافلہ دس بجے اسلام آباد سے روانہ ہو کر سوا گیارہ بجے گھوڑا گلی پہنچے اور یہاں کے ایک ریسٹ ہاؤس میں فروکش ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا بے حد احسان ہے کہ یہاں حضور ایدہ اللہ کے تشریف فرما ہونے سے پہلے بارانِ رحمت کے نزول سے موسم خاصا خوشگوار اور فرحت بخش ہو گیا۔ حضور خاصی دیر تک لان میں چہل قدمی فرماتے رہے۔

(۲)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہماری نعمتوں کا شکر کرتے ہو گے تو میں بہت بڑھ بڑھ کر دیتا چلا جاؤں گا فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم آیت ۸)

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اور سب سے بڑی نعمت جو جماعت کو عطا ہوئی ہے وہ خلفائے راشدین کے سلسلہ کا قیام ہے اس عظیم نعمت کے دیئے جانے پر ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے حضور کے فکر انگیز خطبات اور روح پرور تقاریر سے کئی جماعتیں محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک انتہائی تضرع اور درد کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے اپنی دعاؤں کا ایک حصہ وقف کر دے تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے خلیفہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم اس نعمتِ عظمیٰ سے بڑھ چڑھ کر فیضیاب ہو سکیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احباب سے ملاقات کے وقت جو گفتگو فرمائی ہے اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں۔

مردوں کو سونا پہننے کی ممانعت کی لطیف حکمت

فرمایا۔ تازہ تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ انسانی دماغ کے اجزاء میں سونا اور چاندی بھی شامل ہیں۔ پہلے ڈاکٹروں کا یہ خیال تھا کہ سونا انسانی جسم کا حصہ نہیں ہے۔ اس لئے اگر سونے کا کشتہ وغیرہ کھا لیا جائے تو یہ بدن سے ویسے ہی خارج ہو جائے گا۔

دوسری عجیب بات اس تحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہوئی ہے کہ عورت کے دماغ کی ساخت میں مرد کے دماغ کی نسبت سونا نصف تعداد میں شامل ہے۔

اس تحقیق سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی کہ مرد سونا نہ پہنیں حکمت بھی ظاہر ہو گئی ہے۔ چونکہ مرد کے دماغ کی ساخت میں [illegible] کی ضرورت تھی وہ پورا ہو گیا ہے۔ اس لئے [illegible]

کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن عورت کو چونکہ کمزور صنف ہے۔ اس لئے اس کو سونے کے زیورات استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

عرب گھوڑوں کی جفاکشی کی ایک اور مثال

فرمایا: میں نے کچھ کتب جو گھوڑوں کے متعلق ہیں انگلستان سے منگوائی ہیں۔ ان سب میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی عرب گھوڑوں کی افزائش پر منظم رنگ میں پہلی دفعہ توجہ فرمائی۔

میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جو گھوڑوں کے متعلق ہیں جمع کرائے ہیں اور یہ ایک اچھی خاصی کتاب بن گئی ہے۔ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پرورش کے متعلق اتنی بیش بہا معلومات ہم کو دی ہیں کہ کسی انگریزی کی کتب میں اتنی تفصیل موجود نہیں ہے۔

فرمایا: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عرب گھوڑا ... میل تک بغیر پانی پئے چلتا ہی گیا۔ اس سے قبل ایک کتاب میں ایک گھوڑے کا ذکر میں نے پڑھا ہے جو ... دفعہ بغیر کھائے پئے سرپٹ دوڑتا چلا گیا۔ عرب نسل کا گھوڑا بہت جفاکش اور کم خور ہے۔ مسلمانوں کو جن کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ گھوڑے پیدا کئے ہیں ان گھوڑوں سے تو زیادہ جفاکش ہونا چاہیئے۔

حافظہ کو تیز کرتے رہنے کی تلقین

فرمایا: حافظہ کی قوت کو تیز کرتے رہنا چاہیئے۔ لکھنے پڑھنے کے عام ہونے سے ایک نقصان یہ بھی ہوا ہے کہ لوگوں کے حافظے کمزور ہو گئے ہیں۔ ایک معمولی سبق بھی اگر یاد کرنے کو دیا جائے تو جس کو آخر میں سبق دیا جاتا ہے اس کو غلطیاں بتا دی جاتی ہیں۔ حافظوں کو بڑھاتے رہنا چاہیئے۔

اس موقعہ پر ایک دوست نے بتایا کہ جاپانی فوج کو دوسری جنگ عظیم میں ہمیشہ زبانی آرڈر ملا کرتے تھے اور کبھی اس کو لکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ فوج میں قوت حافظہ کے بڑھانے کی طرف خاص توجہ دی جاتی تھی۔

قبولیت دعا کا نشان انکساری اور فروتنی پیدا کرتا ہے

فرمایا: میں بہت دعائیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو اپنے فضل سے قبول بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ وہ دعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس قدر زیادہ دعائیں قبول ہونے لگیں اسی قدر انسان میں کوئی غرور یا تکبر پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں قبول ہوتی ہیں جس میں ہمارا کوئی زور نہیں ہوتا۔ پس کسی کا قبولیت دعا کی وجہ سے مغرور ہو جانا حماقت ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی پر مہربان ہو کر اس کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے تو اس کو زیادہ انکسار اور فروتنی دکھانی چاہیئے۔ انسان تو درحقیقت لاشئے محض ہے پھر تکبر اور غرور کیسا؟

فرمایا: ایک دفعہ مجھے درد گردہ کی شدید تکلیف ہوئی جو چند دن تک رہی ایک دن میں نے دعا کی کہ مولیٰ تو نے عظیم الشان کام میرے سپرد کیا ہے میری صحت کمزور ہے تو اس کام کے مطابق صحت بھی عطا فرما۔ اس دعا کے بعد ایک ہومیوپیتھک دوا جو سامنے پڑی تھی۔ میں نے اٹھا کر کھا لی۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے اس درد سے شفا عطا فرمائی اور یوں محسوس ہوا گویا کبھی درد تھا ہی نہیں۔

فرمایا: اصل شفا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے وہ اشیاء کو بھی حکم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر ظاہر کر کے اس مریض کو شفا دیتی ہیں پس مومن کو کبھی اسباب پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

قبولیت دعا کا ایک تازہ نشان

پچھلے ماہ جرمنی (فرینکفرٹ) سے مکرم شریف خالد صاحب جو ہمارے مبلغ انچارج ہیں مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کے ہمراہ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسعود احمد صاحب جہلمی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کو اولاد نرینہ عطا فرمائے نیز چونکہ بچہ کی پیدائش جلد ہونے والی تھی اسلئے یہ بھی درخواست کی کہ حضور قبل از وقت ایک لڑکے اور ایک لڑکی کا نام تجویز فرماویں تا پیدائش کے بعد نام رجسٹر کرانے میں کوئی دقت نہ ہو۔

اس موقعہ پر خاکسار بھی حضور کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چند سیکنڈ خاموش رہے پھر فرمایا:

"مسعود احمد کو اللہ تعالیٰ لڑکا دے گا انشاء اللہ اس کا نام "نعمان احمد" تجویز کرتا ہوں" چنانچہ مورخہ ۱۱ جون کو فرینکفرٹ سے مندرجہ ذیل تار حضور اقدس کی خدمت میں مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی طرف سے موصول ہوا ہے:

Alhamdo lilah Recd Hazoor's prayers Luqman born stop Both healthy prayers requested

Masud

ترجمہ: الحمد للہ حضور انور کی دعاؤں کا ثمر نعمان کی پیدائش کی صورت میں مل گیا ہے ماں بچہ صحت مند ہیں دعا کی درخواست ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ یہ خوشخبری کہ مسعود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل لڑکا ہی عطا فرمائے گا خاکسار نے پچھلے ماہ ہی لکھ کر مسعود احمد صاحب کو بھجوا دی تھی۔ اور پیشگی مبارکباد بھی دی تھی۔ اس خاندان میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل دو نشان دکھائے ہیں خود مکرم شریف خالد صاحب کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی تو پہلے حضور کی خدمت میں آ چکا ہے۔

— بشیر —

لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ سیرۃ النبی

آج بتاریخ ۲۷ جون بروز اتوار شام کے ٹھیک پانچ بجے بمقام دار الفضل لجنہ اماء اللہ بنگلور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت آمنہ بی بی صاحبہ نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک خورشیدہ ناہید بیگم نے کیا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد نظم شبیرہ بیگم نے کلام محمود میں سے نظم پڑھ کر سنائی۔ شاہدہ بیگم نے اسلام کی تاریخ پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ دوسرے نمبر پر نوربینہ بیگم نے آنحضرت صلعم کی شان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ نظم مبارکہ بیگم نے سنائی۔ اس کے بعد بشریٰ فاطمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا روشن پہلو مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر صبیحہ بیگم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان تھے پر ایک مضمون پڑھا۔ اسی طرح نظم نصیرہ بیگم نے عشق سرور دو عالم مضمون سنایا۔ خاکسارہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اور غرض بعثت پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا بہت ساری غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں آقائے نامدار کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خاکسارہ رضیہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

اظہار تشکر اور مبارکباد

مورخہ ۲۳ جون مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کی طرف سے مکرم عبدالحلیم صاحب ابن مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب بی۔اے۔ بی ایڈ کی P.U.C کے امتحان میں کامیابی پر ایک تقریب ہوئی جس کی صدارت مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تیماپور فرما رہے تھے تاکہ موصوف کو مبارکباد دی۔ تقریب میں غیر از جماعت کے تعلیم یافتہ احباب بھی شریک تھے۔ مکرم مبارک احمد صاحب ٹیچر اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مسجد نیز دو غیر احمدی دوست ہیں انہوں نے کامیاب ہونے والے نوجوان کو علاوہ کامیابی کے اس بات کی بھی مبارکباد دی کہ موصوف پنجگانہ نمازوں کے پابند ماں باپ کے فرمانبردار اور دینی امور میں دلچسپی رکھنے والے احمدیت کا نمونہ ہیں۔

مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل شوراپور نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور مبارکباد دی۔

اس موقعہ پر خاکسار نے بھی اس نوجوان کو مبارکباد دی اور کہا کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی بہرہ ور ہونے کی کوشش کرے کیونکہ ترقیات اور غلبہ اسلام دینی علوم ہی سے وابستہ ہیں۔

آخر میں محترم صدر صاحب نے حصول تعلیم اور مقصد تعلیم پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی اور بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نوٹ: مکرم عبدالحلیم صاحب نے اپنی کامیابی کی خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

بشارت احمد مبلغ یادگیر

ترسیل زر مینیجر بدر کے نام ہونا چاہیئے

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۰ء

ذکرِ حبیب علیہ السلام

از محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد

(۳)

حضور بیمار احباب کی عیادت و بیمار پرسی بھی کرتے تھے چنانچہ حضرت منشی محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار اور حضرت میاں حامد صاحب کی آپ نے عیادت کی ۱۸۹۷ء میں شہادت کے لئے ملتان جاتے ہوئے جب حضور لاہور میں اترے تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے بیمار ہونے کا علم ہونے پر حضور ان کے مکان پر عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور حدیث کے یہ الفاظ فرمائے کہ

لا باس طہورًا ان شاء اللہ

یعنی کوئی فکر کی بات نہیں انشاء اللہ خیر ہو جائے گی۔ اور فرمایا کہ بیمار کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے آپ ہمارے لئے دعا کریں۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۰۹ و حصہ سوم روایت ۸۵۱)

حضور کی شفقت کا ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحب کے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوانے پر ایک خادم یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح لے جائیں گے کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ اور پھر آپ نے اپنی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اسمیں کھانا باندھ دیا

(سیرت المہدی حصہ دوم۔ روایت ۴۳۰)

حضرت اقدس اپنے مخلصین کی تکلیف نہیں دیکھ سکتے تھے اور انکی تکلیف سے بے تاب ہو جاتے تھے۔ اور مخلصین حضور کو تکلیف دینا برداشت نہ کرتے تھے مثلاً حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مسجد مبارک کے ملحق دار المسیح کے اوپر کے حصہ میں قیام رکھتے تھے جس کے نیچے حضرت اقدس کی رہائش تھی۔ حضور کو مولوی صاحب سے بہت محبت تھی۔ کئی دفعہ فرماتے تھے کہ مولوی صاحب کی ملاقات کو بہت دل چاہتا ہے۔ مگر میں ان کی تکلیف کو دیکھ نہیں سکتا شدت تکلیف کے وقت بعض دفعہ مولوی صاحب سے حضور کی ملاقات کی خواہش کا اظہار ہوتا تھا اور بعض دفعہ زار زار روتے اور کہتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضور کا چہرہ نہیں دیکھا۔ تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے ابھی سواری منگاؤ اور مجھے لے چلو گویا سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں۔ آپ کی اہلیہ کلاں بیان کرتی ہیں کہ آپ نے ایک دن ہوش میں کہا جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر اپنی زیارت کرا جائیں اور بڑے روئے اور بڑے اصرار کے ساتھ کہا ابھی جاؤ میں نچلے حصہ میں حضرت صاحب کے پاس آئی۔ بات سن کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کیا میرا دل مولوی صاحب کے ملنے کو نہیں چاہتا مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ام المومنین نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں فرمایا اچھا میں جاتا ہوں مگر دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا۔ حضور تیار ہوئے تو میں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی اور مولوی صاحب کو اطلاع دی۔ تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی؟ کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے میں نے کہا آپ ہی نے کہا تھا۔ کہنے لگے وہ تو میں نے دل کا دکھڑا رو یا تھا۔ فوراً جاؤ حضرت صاحب سے عرض کرو تکلیف نہ فرمائیں میں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کر دیا کہ حضور تکلیف نہ فرمائیں چنانچہ مولوی صاحب کی وفات تک حضور ان کے پاس نہیں جا سکے۔

(سیرت المہدی حصہ اول روایت ۳۰۱)

صحابہ کرام کا حضور کے عشق کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے صحابہ کرام کو جو والہانہ عشق و محبت تھا اس کی وسعت اور گہرائی کا بیان تو الگ رہا ہمارے لئے اندازہ کرنا بھی از حد مشکل ہے اسوقت کی قادیان میں جس کی حالت پہلے بیان کی جا چکی ہے۔ احباب کا ہجرت کر کے چلے آنا جبکہ ذرائع معیشت مفقود تھے یا سفر کے خطرات سے بے نیاز ہو کر قادیان میں حضور کی صحبت پاک کی خاطر آتے رہنا اور اموال اور نفوس حضور کی راہ میں قربان کرنا حضور سے والہانہ محبت و عشق کے شاہد ناطق ہیں مثلاً .... حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کا قریبًا دو صد روپیہ مشاہرہ کی پروفیسری ترک کر کے قادیان آ جانا اور پھر اتفاقًا مدرسہ کے مدرس کے طور پر پندرہ روپے ماہوار تنخواہ پر کام پر لگ جانا حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اور حضرت سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا ہندو یا سکھ مذاہب سے احمدیت قبول کرنا اپنے اقارب اور اوطان سے جدا ہو جانا اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ حضرت سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ ساکنان افغانستان کا احمدیت کی خاطر شہادت قبول کرنا جانثاری کے عجیب واقعات ہیں۔

صحابہ کرام کس طرح حضور کے فرمان کی تعمیل میں لگ جاتے تھے۔ یہ امر حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ جب میں سکھ مذہب سے مسلمان ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے حضرت مولوی نور الدین صاحب کے سپرد فرمایا کہ مجھے دینی تعلیم دیں اور خیال رکھیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے مجھے پڑھانا شروع کر دیا اور حضرت صاحب کے ارشاد کی وجہ سے مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر گھر میں کھانا کھلاتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد میں نے عرض کیا کہ آپ کو میرے آنے کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ اسلئے مجھے اجازت دیں کہ میں لنگر میں کھانا کھایا کروں فرمایا نہیں ہمیں کوئی تکلیف نہیں پھر میں نے اصرار کیا تو فرمایا۔ نہیں انہیں حضرت صاحب نے مجھے تمہارے متعلق کس طرح تاکید کی تھی۔ اب دیکھا مجھے گناہ نہ ہو میں نے کہا کہ میں خوشی سے عرض کرتا ہوں تب آپ نے اجازت دی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۷۶۱)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ سفر جہلم کے دوران میں حضور نے مجھ سے فرمایا مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ کوئی برتن لائیں جس میں میں رات کو پیشاب کر لیا کروں۔ تلاش کر کے میں نے مٹی کا لوٹا لا دیا صبح کو پیشاب گرانے کے لئے لوٹا اٹھانے لگا تو آپ نے مجھے روکا اور کہا کہ آپ نہ اٹھائیں میں خود گرا دوں گا اور میرے اصرار کے باوجود نہ مانے اور خود ہی اٹھا کر مناسب جگہ پر گرا دیا پھر جب موقعہ آیا تو میرے بڑے اصرار پر حضور نے میری عرض کو قبول کر لیا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم روایت ۴۰۳)

حضرت منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حضور گورداسپور میں تھے کہ پیچش کی شکایت ہو گئی۔ اور حضور بار بار قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے حضور نے ہمیں سوئے رہنے کے لئے فرمایا جب حضور رفع حاجت کے لئے اٹھتے تو خاکسار اسی وقت پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا ہر بار حضور یہی فرماتے کہ تم سوئے رہو صبح حضور نے مجلس میں ذکر فرمایا کہ مسیح کے حواریوں اور ہمارے دوستوں میں نمایاں فرق ہے۔ ایک موقعہ مسیح پر تکلیف کا آتا ہے تو وہ اپنے حواریوں کو جگاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ جاگتے رہو اور دعائیں مانگو مگر وہ سو جاتے ہیں اور وہ بار بار جگاتے ہیں مگر وہ پھر سو جاتے ہیں لیکن ہم اپنے دوستوں کو بار بار تاکید کرتے ہیں کہ سو رہو لیکن وہ پھر بھی جاگتے ہیں چنانچہ خاکسار کا نام لے کر فرمایا میں نہیں جانتا کہ میاں عبد العزیز تمام رات سوئے بھی کہ نہیں میرے اٹھنے پر فوراً ہوشیاری کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور باوجود میرے بار بار تاکید کرنے پر کہ سوئے رہو۔ اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۷۰۱)

یہ حضور سے عشق اور جذبہ خدمت کا کرشمہ تھا کہ حضرت منشی اروڑے خاں صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے اس وجہ سے عرصہ تک ناراض رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ایک مالی خدمت کا موقعہ ملا اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے اس میں شریک ہونے کا موقعہ ہی نہیں دیا حالانکہ منشی ظفر احمد صاحب نے وہ مالی خدمت جو اپنی بیوی کا زیور فروخت کر کے کی تھی۔ جماعت کپورتھلہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔

(اصحاب احمد جلد چہارم طبع دوم ص ۱۸۲)

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا ولولہ محبت بلکہ جنون عشق ملاحظہ کیجئے آپ اپنے وطن بھیرہ میں ایک مطب کی عمارت بنوا رہے ہیں سامان تعمیر کی خرید کے

لاہور آتے ہیں حضور سے محبت کا جذبہ آپ کو مجبور کرتا ہے کہ دیار حبیب کے اس قدر قریب آکر بغیر ملاقات کے واپس نہ جائیں) ۔ آپ قادیان آئے ہیں اور حضور فرماتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ آپ وطن کی طرف مائل ہی نہ ہوں اور یہ بندہ عمدا مدت العمر کبھی وطن کا نام تک بھی نہیں لیتا بلا چون و چرا ں ٹھہر جاتا ہے۔ یہ ذکر نہیں کرتا کہ میرا مطلب زیر تعمیر ہے دوسری طرف قادیان میں ذرائع معیشت مفقود ہیں ایک لاکھ روپیہ سے اوپر میرے ذمہ قرض ہے یہاں قیام کرکے میں کیونکر ادا کروں گا اس میں کیا شک ہے کہ آپ جیسے علامہ نحریر جہاں اور کامل طبیب درزاں کے لئے ظاہراً یہ اجاڑ سی بستی بالکل غیر موزوں تھی۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا ابھی پورے طور پر وہ تیار نہ ہوا تھا۔ مولوی صاحب ملاقات کو آئے رات کے وقت حضرت امام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ صبح کو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا۔ مکان خراب ہوا مگر یہ مرد خوش ہوا۔

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی جاں نثاری محترم ماسٹر اللہ دتا صاحب کی ایک روایت سے ظاہر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک نواب صاحب مولوی نورالدین صاحب کے پاس علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ایک روز ان کے اہلکاروں نے عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں اس لئے نواب صاحب کا منشاء ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے چلیں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں میرا ایک آقا ہے اگر وہ اجازت دے دے تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ان اہلکاروں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر روز فیض پہنچتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کا درس دیتے ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا فیض بند نہیں کر سکتے اس دن جب عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب درس قرآن مجید دینے لگے تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بیان محال ہے۔ وہ یہ کہ میں ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت ایسا خیال ظاہر کیا ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم۔ روایت ۷۲۲)

آپ کی طرف سے خدمتِ خلق اور تحمل کا بے مثال خلق

حضور کا ایک خلق عظیم یہ تھا کہ چونکہ غریب طبقہ کے لئے کوئی علاج کا انتظام نہ تھا اس لئے خدمتِ خلق کا یہ کام آپ خاص توجہ سے سرانجام دیتے تھے۔ اور اس پر کثیر صرفِ زر اور صرفِ مال کرتے تھے اور اسے ایک ضروری طریقہ تصور کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

بعض اوقات دوا لینے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں "مرزا جی ذرا بوا کھولو تاں" حضرت اس طرح اٹھتے ہیں کہ جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے ہیں اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں تو پھر گنوار تو اور بھی وقت کے ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے۔ اور گھنٹہ بھر اسی میں ضائع کر دیا ہے۔ آپ وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان یا اشارہ سے اس کو کہتے نہیں اب جاؤ دوا لو چلی اب کیا کام ہے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھتی ہے۔ اور مکان کو اپنے ہوا سے پاک کرتی ہے۔

ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آ نکلیں اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے بڑا اہم مضمون لکھنا تھا میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین کسی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا رہتا ہے۔ اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں۔ اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت ہے۔ اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین ہیں یہاں کوئی اسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر قسم کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھتا ہوں۔ جو وقت پر کام آجاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیئے۔

(سیرۃ مسیح موعود صفحہ ۳۹ تا صفحہ ۴۱)

طبقہ خواتین سے شفقت

خواتین ماؤں بہنوں اور بیویوں کی شکل میں مجلسی لحاظ سے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اور ان کی اصلاح قوم کے اکثر حصہ کی اصلاح کی مترادف ہوتی ہے۔ سو عورتوں کو ان کے فرائض کے متعلق حضور نصائح فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی کی ہمشیرہ محترمہ مائی امیر بی بی صاحبہ عرف مائی کاکو بیان کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیشتر طور پر یہ نصیحت فرماتے تھے کہ نمازیں باقاعدہ پڑھیں۔ قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق کی ادائیگی کریں۔ بیعت کے وقت عموماً پوچھتے کہ قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوئی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تاکہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے ایک مرتبہ میری ایک بھاوج نے مجھ سے کہا کہ شام کا وقت گھر میں بڑے کام کا ہوتا ہے۔ اور مغرب کی نماز عموماً ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کرو کہ ہم کیا کریں فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا صبح اور شام کا وقت خاص طور پر برکات کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔ اور اس وقت فرشتوں کا پہرہ بدلتا ہے۔ ایسے وقت کے برکات سے اپنے آپ کو محروم نہ کرنا چاہیئے۔ ہاں کبھی مجبوری ہو تو عشاء کی نماز سے ملا کر مغرب کی نماز جمع کی جا سکتی ہے۔ آپ مزید بیان کرتی ہیں کہ اس وقت سے ہمارے گھروں میں یہ طریق عام طور پر رائج ہو گیا کہ شام کا کھانا مغرب سے پہلے ہی کھا لیتے ہیں تا نماز مغرب صحیح وقت پر ادا کر سکیں۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت ۸۴۹، ۸۵۱)

حضور علیہ السلام اپنے عمل کے ساتھ اور وعظ و نصیحت کے ساتھ مردوں کو عورتوں سے حسن سلوک کی تلقین فرماتے تھے حضور ایک مقدمہ کے دوران گورداسپور میں مقیم تھے۔ مکرم مفتی فضل الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ رات دو بجے کے قریب میں اپنے کمرہ میں سویا ہوا تھا۔ کہ کسی نے میرا پاؤں دبایا۔ میں فوراً جاگ اٹھا اندھیرا تھا میں نے پوچھا کون ہے؟ تو حضور نے فرمایا میاں فضل الرحمٰن! مولوی یار محمد صاحب ابھی ابھی قادیان سے آئے ہیں وہ بتلاتے ہیں کہ والدہ محمود احمد (یعنی حضرت ام المومنین) کی طبیعت سخت خراب ہے میں خط لکھتا ہوں آپ جلدی گھوڑا تیار کریں اور ان کے لفافہ کا جواب لائیں۔ چنانچہ میں خط لے کر قادیان پہنچا اور حضرت ام المومنین کی خدمت میں دیا اور مولوی یار محمد صاحب کی طرف سے ان کی علالت کا ذکر ہونا بتایا تو فرمایا کہ الحمد للہ میں اچھی بھلی ہوں مولوی صاحب کو کوئی غلطی لگی ہو گی۔ اور آپ نے اپنی خیریت لکھ دی جو واپس گورداسپور پہنچ کر حضور کی خدمت میں پہنچا دی۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم روایت ۹۲۹)

(باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۸

(۲) مکرم شفیع احمد خان صاحب شیموگہ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں اور پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا فرمائے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح لمبی عمر والا بنائے آمین

(۳) میرا بیٹا عزیز شمس الدین اکثر بیمار رہتا ہے جس کی وجہ سے ہم متفکر ہیں۔ احباب لڑکے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد حنیف احمد مبلغ شیموگہ

(۴) قادیان اور اس کے مضافات میں آنکھوں کی سوجن کی وبا عام ہوئی ہے جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے احباب کو وبا کے برے اثرات سے محفوظ رکھے آمین

حسین یادوں کے نہ مٹنے والے نقوش

نواب اکبر یار جنگ بہادر مرحوم کے حسن سلوک اور تعلق خاطر کا ذکر خیر

از محترم میاں عبدالرحیم صاحب خالد بیرسٹر ایٹ لاء مالیر کوٹلہ

(۲)

پرنسپل ہارون خاں صاحب شیروانی میرے عزیز ہیں وہ عثمانیہ یونیورسٹی میں صدر شعبہ تاریخ و سیاسیات تھے۔ اور بعد میں وہاں کے معروف تعلیمی ادارے نظام کالج کے پرنسپل ہو کر ریٹائرڈ ہوئے ہیں انہوں نے ایک دفعہ مجھ سے شکوہ کیا کہ تم میرے ہاں کبھی نہیں ٹھہرے۔ ان دنوں میں ایک ماہ کی چھٹی پر آیا ہوا تھا اور پندرہ دن نواب صاحب کی مہمانی میں گذر چکے تھے۔ شیروانی صاحب نے مجھ سے کہا کہ بقیہ پندرہ دن میں ان کے ہاں ٹھہروں میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ نواب صاحب سے اس کی اجازت لے لیجئے چنانچہ وہ نواب صاحب سے ملے اور اپنا مدعا کہا تو نواب صاحب نے جواب دیا کہ میں تو مکڑی کے مانند ہوں ایک جال بنا ہے۔ اس میں مکھی آن کر پھنس گئی ہے اب اس کا جال سے نکلنا بہت مشکل ہے یہ تو ایک مذاق تھا لیکن پھر بھی شیروانی صاحب کو مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

ان کا دسترخوان بہت وسیع تھا ان کے میز پر امیر و غریب یکساں بیٹھا کرتے تھے۔ شام کا کھانا اکٹھا ہوا کرتا تھا کھانا سادہ لیکن بہت اچھا ہوا کرتا تھا خود نواب صاحب بھی وہی کھانا کھایا کرتے تھے۔ روزانہ کھانے پر آنے والوں میں سے اگر کوئی کسی دن کسی وجہ سے نہ آتا تو ضرور دریافت کرتے تھے اور اگر اس کا گھر قریب ہوتا تو آدمی بھجوا کر دریافت کرواتے کہ وہ کیوں نہیں آئے ایسے لوگوں میں سے مجھے سمیع میاں کا نام یاد رہ گیا ہے۔ کبھی وہ نہ آتے تو بار بار کہتے کہ معلوم نہیں کہ وہ آج کیوں نہیں آئے۔

ایک بوڑھا آدمی مدت سے نواب صاحب کے ہاں رہا کرتا تھا۔ نواب صاحب اپنے مہمانوں کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔ تاہم انسان ہی تھے۔ اور پھر بہت معروف بھی یہ واقعہ ان دنوں کا ہے جب کہ وہ کچھ بیمار تھے۔ اور اپنے کمرہ میں ہی کھانا کھایا کرتے تھے اس بوڑھے خوب مہمان نے ایک دن نواب صاحب کے ملازمین سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں میرے دانت بھی نہیں ہیں تم نے مجھ جیسے آدمی کو سوکھی روٹی اور باسی سالن دیا ہے۔ جس وقت وہ یہ شکایت ملازمین سے کر رہا تھا اس وقت نواب صاحب اپنے مکان کے بالا خانے پر بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے یہ شکایت خود اپنے کانوں سے سن لی تھی۔ اس وقت تو نواب صاحب نے کچھ نہیں کہا لیکن جب کھانے کا وقت آیا اور نواب صاحب کا پرہیزی کھانا آیا اس بوڑھے آدمی کو اپنے ہاں بلوایا اور اس سے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ تم کو تکلیف پہنچی ہے اور میں نے تمہاری تکلیف کا حال اپنے کانوں سے سن لیا ہے۔ میاں تم مجھے معاف کر دینا انشاء اللہ آئندہ کبھی ایسا نہ ہوگا۔ تم بیمار ہو میرا یہ پرہیزی کھانا تم میرے ساتھ بیٹھ کر کھا لو! اس بوڑھے کو عزت کے ساتھ بٹھلایا اس نے بڑے تامل کے ساتھ یہ کہتے ہوئے نواب صاحب کے حکم کی تعمیل کی کہ پھر آپ کیا کھائیں گے۔ اس کی اس بات کا انہوں نے یہ جواب دیا یہ میرا اپنا گھر ہے۔ میرے لئے کچھ نہ کچھ ہو جائیگا ایک عرصہ تک اس بوڑھے کے لئے بھی نواب صاحب کے ہمراہ پرہیزی کھانا پکتا تھا۔

اسی طرح ایک سر پھرا اچھی اچھی ڈگریاں لے کر اور سفارشی خط حاصل کر کے نواب صاحب کے مہمان کی حیثیت سے ٹھہرا ان کے ہاں اس کو یہ خبط تھا کہ وہ ہائی کورٹ کی ججی سے کم ملازمت قبول نہ کرے گا نواب صاحب نے اسے بہت سمجھایا کہ یہ بات ممکن نہیں۔ لیکن وہ اپنی بات پر مصر رہا نواب صاحب کی موٹر کار پر سارا دن پھرتا رہتا اور نواب صاحب کو عامرہ (گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس) سے موٹر منگوا کر دفتر جانا پڑتا تھا کئی ماہ وہ آپ کا مہمان رہا۔ ایک مرتبہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر اپنا اسباب لے کر احمدیہ جوبلی ہال جا کر ٹھہر گیا۔ جب شام کو نواب صاحب کو اس کے چلے جانے کا علم ہوا تو اسی وقت خود احمدیہ جوبلی ہال جا کر اور اس سے معذرت چاہ کر اپنے ساتھ اس کو اپنے ہاں واپس لے آئے۔

مولانا محمود الحسن ریاست ٹونک کے رہنے والے ایک جید عالم اور فاضل تھے انہوں نے ایک مستند کتاب معجم المصنفین عربی زبان میں بیس جلدوں میں تصنیف کی تھی۔ وہ اٹھارہ سال بطور مہمان نواب صاحب کے پاس فروکش رہے۔ اور اس سارے عرصہ میں ان کی مہمانی اور تواضع خاطری میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی گئی۔ مولانا کو ان کے علم و فضل کی عزت افزائی میں نظام حیدرآباد نے تین سو روپیہ ماہانہ کا وظیفہ مقرر کیا تھا۔ جو اس ارزانی کے زمانہ میں بہت معقول رقم تھی لیکن اس کے باوجود نواب صاحب کے ہاں ہی رہا کرتے تھے، کھانے پر نواب صاحب مولانا کو شانہ بشانہ اپنے برابر بٹھلاتے اور ان کی بڑی عزت کیا کرتے تھے مولانا بعض مرتبہ ایسی ایسی باتیں بھی نواب صاحب سے کہہ جاتے جو عام حالات میں ناگوار ہو سکتی تھیں لیکن کچھ اکرام ضیف اور کچھ مولانا کے علم و فضل کے احترام میں نواب صاحب نے ان باتوں پر کبھی برا نہ منایا۔

نواب صاحب کی وسیع القلبی کی وجہ سے اختلاف عقائد کبھی بھی مولانا کے احترام و تکریم میں مانع نہ ہوئے۔ محمد صدیق ایک غریب لیکن غیور مسلمان میری موجودگی میں نواب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بلا تکلف کہا کہ میں اٹاوہ سے تلاشِ معاش میں آیا ہوں میرے ہاتھ میں ہنر ہے پارچہ بافی کا فن جانتا ہوں۔ آپ کچھ قرض اور اپنی ملکی دکانوں میں سے ایک دکان کرایہ پر مجھے دے دیجئے جب میرے پاس پیسے آئیں گے۔ تو قرض کی رقم اور دکان کا کرایہ سب ادا کر دوں گا نواب صاحب نے بلا تامل اس کی دونوں باتوں کی تکمیل کر دی اور اس بات کو بھی بھول گئے تقریباً آٹھ نو ماہ بعد یہ شخص نواب صاحب کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا اور قرض کی رقم اور آٹھ نو ماہ کا کرایہ لا کر پیش کر دیا نواب صاحب نے حیرت سے پوچھا کہ یہ کیا۔ تو اس متدین شخص نے ساری بات نواب صاحب کو یاد دلا دی۔ اس پر نواب صاحب نے فرمایا میں نے تمہاری امداد کی تھی تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں آپ کی شہرت سن کر آیا تھا۔ اور اپنی ضرورت پر میں نے دو خواہشوں کا اظہار آپ سے کیا تھا۔ اور آپ نے باوجود مجھ سے ناواقف ہونے کے میری منہ مانگی ضروریات کو پورا کر دیا تھا آپ کے اس احسان کا میں اور کیا بدلہ دے سکتا ہوں۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کا میں شاہد ہوں ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جن کی انہوں نے نہایت خوش دلی سے مدد کی تھی نامساعد حالات میں بھی امام وقت کے حکم کی تعمیل کی ایک مثال یہ پیش ہے ایک مرتبہ میں نواب صاحب کے ہاں بیٹھا ہوا تھا کہ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولوی سید بشارت احمد صاحب مرحوم امیر جماعت حیدرآباد نواب صاحب کے ہاں آئے۔ اور کہا کہ حضرت صاحب نے چندہ خاص کی تحریک کی ہے اور حکم صادر فرمایا ہے کہ ہر احمدی اس میں ایک ماہ کی تنخواہ دے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ حضور کا حکم سر آنکھوں پر لیکن آپ جانتے ہیں کہ میرے ہاں کوئی روپیہ نہیں ہے میری جو تنخواہ ہے۔ اور جائیداد کی جو تھوڑی آمدنی ہے۔ ان دونوں سے بمشکل میرے اخراجات کی پابجائی ہوتی ہے۔ اور میں مقروض بھی ہوں ان حالات میں اگر میرے لئے استثنیٰ نہیں ہو سکتا ہے۔ تو پھر میری موٹر کار لے جائیے اور اس کو فروخت کر کے میرا چندہ خاص ادا کر دیجئے۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات موٹر کار لے گئے۔ موٹر کے اس طرح فروخت ہو جانے کی وجہ سے ایک عرصہ دراز تک نواب صاحب عامرہ (سرکاری گیسٹ ہاؤس) کی موٹر میں ہائی کورٹ جایا کرتے تھے اور کافی مدت کے بعد آپ نے دوسری موٹر کار خریدی تھی۔

غلام احمد خاں نواب صاحب کے بڑے فرزند تھے۔ سنا ہے کہ ان کے لئے ہائی کورٹ کی ججی کے احکامات، حکومت ہند کی طرف سے صادر ہو چکے تھے۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور ان کی وفات گذشتہ ماہ مارچ میں ہوئی۔ ان کی شادی پر نواب صاحب بہت سارے عزیزان اور دوستوں کو اپنے ساتھ قائم گنج (یو۔پی) لے گئے تھے۔ نواب صاحب کے ڈبے میں علاوہ رفیع الدین شاہ سشن جج ورنگل میں بھی تھا۔ رفیع الدین صاحب نواب صاحب کے ہم عمر اور لنگوٹیا یار تھے۔ حیدرآباد اور قائم گنج کے درمیان طویل سفر ان دونوں کی نہایت بے تکلف لیکن انتہا بلند پایہ اور شائستہ [illegible] کی باتوں میں گذرا۔ اور نواب صاحب کی پہلو دار شخصیت کا ایک [illegible] اور رخ [illegible]

مجھ پر واضح ہوا نواب صاحب کے ماموں اور ان کی برادری کے دیگر افراد نے یہ کہہ کر اس شادی میں شرکت سے انکار کر دیا کہ غلام اکبر خاں (اکبر یار جنگ) کافر ہے۔ اس لئے ان سے کسی قسم کے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے۔ نواب صاحب کے ساتھ مولانا محمود الحسن صاحب بھی قائم گنج گئے تھے۔ وہ ٹونک کے شاہی خاندان سے عزیز داری رکھتے تھے۔ اور ٹونک والوں کی قائم گنج والوں سے رشتہ داری تھی۔ اس کے علاوہ مولانا کے علم و فضل کا بھی وہاں شہرہ تھا۔ چنانچہ مولانا صاحب نے نواب صاحب کے ماموں اور ان کی برادری کے دیگر افراد سے ملے اور ان سے کہا کہ میں خود بھی احمدی نہیں ہوں اور ان کے عقائد سے میرا شدید اختلاف ہے۔ اس کے باوجود میں غلام اکبر خاں کی نیکی اور بہترین اخلاق سے متاثر ہوں اور اس وجہ سے اس شادی میں شرکت کے لئے یہاں آیا ہوں ان کے افہام و تفہیم کے نتیجہ میں نواب صاحب کے ماموں اور برادری کے سارے افراد نے شادی میں شرکت کی اور وہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اس تقریب میں نواب صاحب نے مجھے بھی سرحدی پٹھانوں کے لباس کا مکمل جوڑا دیا تھا۔ جو پٹھان شادی بیاہ کے موقعہ پر زیب تن کرتے ہیں۔

اس زمانے میں جبکہ میں محمد آباد بیدر میں تھا۔ نواب صاحب اپنے بچوں اور اپنے گہرے دوست رفیع الدین صاحب کے ساتھ آئے۔ اور میرے ہاں ایک ہفتہ قیام کیا۔ بیدر کے تخمی آم بہت مشہور ہیں۔ اور آنے کا ایک مقصد آم کھانا تھا میں نے اپنی توفیق کے مطابق مناسب اور بھاری مہمانی کا اہتمام کیا تھا۔ اور وہ میری مہمان داری سے بہت خوش واپس گئے۔ میں نے صحن میں ایک شامیانہ لگوا دیا تھا۔ اس میں وہ اپنے بچے اور احباب کے ساتھ باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور ان کا خود اپنے گھر پر بھی یہ دستور تھا اور میرے ہاں بھی اس کو برقرار رکھا کر اپنے ہمراز جماعت احباب اور ملنے والوں کے لئے کہہ کر علیحدہ جائے نماز بچھاتے تھے یہ ان کی وسیع المشربی کی ایک مثال ہے نواب صاحب کو اپنی عزتِ نفس وضع داری کا اس قدر خیال تھا کہ زندگی بھر نہ کسی بڑے سے آدمی کی خوشامد کی۔ نہ کسی کے ہاں کوئی حاجت لے کر گئے۔ [illegible] وظیفہ پر علیحدگی کا وقت آیا تو [illegible]

حیدر نواز جنگ بہادر) حکومتِ حیدر آباد کے وزیر اعظم تھے۔ اور وہ چاہتے تھے کہ اگر نواب صاحب خود خواہش کریں تو ان کی جج کی مدت میں مزید توسیع کر دی جائے لیکن نواب صاحب نے ملازمت کے آخری مہینوں میں وزیر اعظم سے اس خیال سے ملنا بند کر دیا تھا۔ کہ کہیں ان کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ ملنے کا مقصد شاید توسیع ملازمت کی خواہش ہو۔

بہر حال ۱۹۳۷ء میں وظیفہ حسنِ خدمت پر علیحدگی پر نواب صاحب نے وکالت شروع کی اور اپنی غیر معمولی دماغی صلاحیت، قابلیت، قابل رشک محنت و دیانت اور فرض شناسی کی وجہ سے وہ مقام حاصل کر لیا جو شاذ ہی دوسروں کو ملا ہو۔ بارہا وہ سر تیج بہادر سپرو اور دیگر آل انڈیا شہرت کے وکلاء کے خلاف عدالت میں پیش ہوئے۔ اور اکثر مقدمات میں کامیاب ہوئے۔ ان کی وکالت شروع کرنے کے چار ماہ بعد میں حیدر آباد گیا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے بہت لال سرخ اور صحت مند نظر آئے اور ان کو اس حال میں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور میں نے اس کا ان سے ذکر کیا تو ہنس کر فرمانے لگے۔ میاں مجھے پہلے تنخواہ ہی کیا ملا کرتی تھی۔ وہ تو ایک سوکھے ہوئے گھاس کے مانند تھی۔ اب تو گھوڑے کو (وکالت کی صورت میں) ایک بڑا وسیع اور شاداب کنج (مرغزار) مل گیا ہے۔ نرم اور ملائم گھاس ملتا ہے۔ اور وہ اپنی چاہت کے مطابق کھاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ گذشتہ ۴ ماہ میں ۷۲ ہزار روپے کمایا ہے۔ یعنی ماہوار ۱۸ ہزار روپیہ اور اس زمانے میں روپیہ کی جو قیمت تھی۔ اس کے حساب سے آج کے ۵۰، ۶۰ ہزار روپیہ ماہوار سے ان کی کم نہ تھی چنانچہ ملازمت کے دوران آمد اور خرچ کے درمیان تفاوت کی وجہ سے جو قرض تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا اور فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں بے دریغ روپیہ خرچ کیا واپسی میں قادیان گئے۔ اور جو بچ رہا تھا وہ وہاں خرچ کر آئے۔ انہوں نے کئی سال تک وکالت کی اور آمدنی اسی طرح روز افزوں رہی جسقدر آمدنی ہوتی تھی اس کا بہت بڑا حصہ اپنی بے مثال مہمان نوازی غریبوں کی امداد میں جس میں مذہب و ملت اور فرقہ کا کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا اس [illegible] اس کے ساتھ [illegible] خدمت نہ کر سکے خرچ ہوتا رہا پائی پائی کا حساب کر کے اپنا حصہ آمد [illegible] دیگر طوعی چندے

چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے وہ ساری زندگی فکرِ فردا سے بے نیاز رہے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالے پر توکل رکھا نواب صاحب کا حیدر آباد کی حکومت اور وہاں کی سوسائیٹی میں ان کی اعلیٰ قابلیت اور بے داغ زندگی کی وجہ سے جو اثر و رسوخ تھا وہ ان کے ملازمت سے علیحدہ ہو جانے کے بعد بھی ویسا ہی قائم رہا ہائی کورٹ کے لفٹ کے ججوں میں دوسری منزل پر جانے کی ان کو خصوصی اجازت تھی۔ اور ان کی عمر کی وجہ سے عدالت میں کرسی پر بیٹھ کر وہ مقدمات میں بحث کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے اس اثر کی بناء پر ان کی وکالت کے زمانے میں بھی میں نے کبھی اپنا تبادلہ چاہا اور جہاں بھی چاہا ان کی حسن توسط سے کروا لیا۔ یہی کیا کسی اور معاملہ میں بھی انہوں نے مجھ سے کسی قسم کی اخلاقی امداد سے کبھی دریغ نہ کیا۔ اور وہ کسی کی حاجت روائی میں اجر و خدمت کر کے ہمیشہ خوشی محسوس کیا کرتے تھے

میں جب ملازمت سے وظیفہ حسنِ خدمت پر علیحدہ ہو کر محبوب نگر سے حیدر آباد گیا۔ اور وہ اپنے عزیز برخوردار ہارون خاں شیروانی کے پاس گیا۔ اور نواب صاحب سے ملنے گیا تو فرمانے لگے کہ کسی دن میرے ساتھ کھانا کھاؤ تو میں نے عرض کیا کہ یہ سب کھانے جو ابتدائے ملازمت سے آج تک مجھے ملتے رہے ہیں وہ سب آپ ہی کے تو تھے۔ بہر حال دکھانے کے معاملے میں کسی کی معذرت قبول نہیں کرتے تھے چنانچہ میں ایک مقررہ دن کھانے پر گیا ان کا اصول تھا کہ مہمان خصوصی سے تعلق رکھنے اور ملنے والوں کو بھی دعوت میں مدعو کیا کرتے تھے اس دفعہ بھی یہی ہوا۔ ان کے لڑکے غلام احمد خاں اور ان کے داماد سردار افضل خاں ،، ،، ،، ،،

نے مجھے بتلایا کہ دعوت کیا تھی تین دن ہمارے لئے مصیبت بنی رہی بار بار ہم کو طلب کرتے اور کہتے کہ اب تک انتظام شروع نہیں کیا کیا خالد کو بھوکا رکھو گے۔ چنانچہ اپنے ہنر خانے میں مختلف نوع کی پکی ہوئی کھانوں کے علاوہ شہر کے اعلیٰ ریسٹورنٹوں سے جہاں کوئی اسپیشل کھانا تھا۔ وہ بھی منگوایا گیا اس قسم کا اہتمام دوسروں کی دعوت کے لئے بھی ہوا کرتا تھا۔ غرض یہ کہ بڑے اہتمام کے ساتھ یہ دعوت ختم ہوئی تھی۔ اور جب میں حیدر آباد سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے لگا تو اپنے بچوں اور داماد کو مجھے الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن بھجوایا۔ ان کا یہ فعل کس قدر پیارا تھا۔

مجھے اکثر خیال آتا اور تڑپا جاتا ہے کہ وہ زمانہ کسقدر اچھا اور وہ لوگ کیسے محبت شعار بلند اخلاق شائستہ اطوار بے لوث ہمدردی کرنے والے تھے ان لوگوں میں میں نے نواب اکبر یار جنگ کی شخصیت کو منفرد اور ممتاز پایا۔ اگر بہت لمبا زمانہ گذر چکا ہے۔ لیکن ان کی یاد ان کے حسنِ سلوک ان کے تعلق خاطر اور محبت کو نہ میں نے بھلایا ہے۔ اور نہ بھلا سکتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر فتوح پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین

ورق تمام ہوا مدح اور باقی ہے تاہم میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں اقبال نے حیدر آباد ہی کے اپنے ایک ممدوح سر تیغ السلطنت مہاراجہ کشن پرشاد کی شان میں جو قصیدہ لکھا تھا اس کے آخری شعر کو اپناتے ہوئے کہتا ہوں ؎

شکریہ احسان کا اے اقبال لازم تھا مجھے
مدح پیرائی امیروں کی نہیں میرا شعار

کالج میں داخلہ اور درخواستِ دعا

عزیز محمود احمد پسر مکرم سید فضل احمد صاحب ڈی آئی جی کو بی اے ہسٹری آنرز میں سینٹ سٹیفن کالج دہلی میں داخلہ ملا ہے اس کالج میں داخلہ ملنا بڑا مشکل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آگیا ہے اسلئے محترم سید صاحب موصوف نے بطور شکرانہ ۲۵۱ روپے اس تفہیم کے ساتھ بھجوائے ہیں کہ ان کی طرف سے کسی لائبریری میں رکھنے کے لئے انگریزی قرآن مجید کا ایک نسخہ اور ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام اخبار بدر جاری کیا جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیز محمود احمد کا اس کالج میں داخلہ ہر طرح موجب برکت ہو اللہ تعالیٰ عزیز کو تعلیم میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین — مینجر اخبار بدر قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم میر عبد اللہ صاحب مرحوم کے خاندان نے ۵۰/۱ روپے بیرون مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے خاندان کے سب نیک کاموں میں برکت ڈالے آمین۔ خاکسار رفیق احمد مبلغ بطیم گڑھ (ہماچل پردیش) [illegible]

مذہبی رواداری اور غیر مذاہب کی عبادتگاہوں کے متعلق اسلامی احکام

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مذہبی رواداری

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود دنیا میں نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ حیوانات و اشجار کے لئے بھی رحمت و برکت تھا۔ قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیا کے لئے رحمت و برکت بنا کر بھیجا تھا۔ جیسا کہ فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ آپ ایک ایسا دین متین لائے جو انسان کو خدا کے ساتھ ملا کر ان کے پیدائشی مقصد کو پورا کر دیتا ہے۔ اور ایک ایسے دین کی بنیاد رکھی جس پر تمام دینوں کی ابتداء و انتہا تھی۔ آپ کی خواہش یہ تھی کہ یہ لوگ اس دنیا کو قبول کریں جو کامل اور مکمل رواداری اور حریت ضمیر کا علمبردار ہے۔ آپ نے اس مقصد کو کامیاب بنانے کیلئے نہ کبھی جبر و اکراہ سے کام لیا اور نہ جبر کی اجازت دی۔ بلکہ تمام دنیا کے سامنے قرآن کریم کے اس زریں اصول کو پیش کیا۔ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کہ مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت و گمراہی کی باتیں کھول کر بیان کر دی گئی ہیں۔ جو راہ کسی کو پسند ہو قبول کرے۔ ہر ایک انسان کو مذہبی آزادی ہے۔

عدل و انصاف

قرآن کریم کا یہ بھی تاکیدی حکم ہے کہ جملہ اقوام کے ساتھ خواہ وہ مخالف ہوں یا موافق ادنیٰ ہو یا اعلیٰ ان کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کیا جائے۔ پریم کا سلوک کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اے مسلمانو! اللہ کی خاطر عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی مخالفت تمہیں عدل و انصاف کے راستے سے نہ ہٹائے بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرو چونکہ یہی بات تقویٰ اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب کرنے والی ہے پس تقویٰ اور پرہیزگاری سے کام لو اور خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھنے والا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں غیر اقوام اور غیر مکوموں کے ساتھ خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے ایک بنیادی اصول بیان کیا ہے جس پر بین الاقوامی تعلقات استوار بنیادوں پر قائم ہو سکتے ہیں۔ اور دنیا میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے

انبیاء کا اکرام

دنیا میں اکثر تصادم لڑائی جھگڑے اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے قابل احترام مذہبی پیشواؤں، رشیوں، منیوں کی کما حقہ قدر نہیں کرتے۔ اسلام نے سختی کے ساتھ اس غلط روش سے روکا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ (سورۃ انعام ع ۱۳)

اے مسلمانو! جو لوگ اللہ کے سوا اور معبودوں کی پرستش کرتے ہیں ان کے معبودوں کو گالی نہ دو تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ چڑ کر جہالت سے اللہ کو جو حقیقی معبود ہے گالیاں دینے لگ جائیں۔

اسی ارشاد خداوندی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام کا غیر مذاہب کی عبادت گاہوں اور معابدوں کے متعلق کیا نظریہ ہے۔ اسلام تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ پتھر کے بتوں کو برا کہا جائے چہ جائے کہ بت خانوں اور پجاریوں کے ساتھ کوئی برا سلوک ہو۔

قرآن پاک ایک اور مقام پر فرماتا ہے:۔ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (سورۃ مائدہ رکوع ۱۱)

فرمایا۔ اے نبی تو ان لوگوں کو جو نصاریٰ کہلاتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ دوستی و محبت میں زیادہ قریب پائے گا۔ کیونکہ ان میں قسیس اور رہبان لوگ ہیں وہ لوگ تکبر اور نخوت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پادریوں اور راہبوں کی بعض خوبیوں کا ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام مختلف مذاہب کی بنا پر دوسرے روز سے عداوت اور دشمنی و تنفر بھی رکھنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ بلکہ وہ وسعت اخلاق اور اعلیٰ رواداری کا سبق دیتا ہے اور یہ ہدایت کرتا ہے۔ خوبی جہاں کہیں بھی ہو جس ... میں پائی جائے اس کا اعتراف کیا جائے۔

عبادت گاہوں کی حفاظت

اسلام وہ آخری کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے تمام مذاہب کی حفاظت کی ہے اور حفاظت کی تعلیم دی اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی عزت و عظمت قائم کی جہاں پر اسلام نے جملہ مذاہب کے پیشواؤں کی عزت و اکرام کی تعلیم دی وہاں ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا سبق بھی سکھایا جیسا کہ فرمایا:۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ یعنی اگر اللہ تعالیٰ ایک قوم کی دوسری قوم کے ساتھ دفاعی جنگوں کی اجازت نہ دیتا تو یقیناً راہبوں کے صومعے اور عیسائیوں کے گرجے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں کثرت سے ذکر الٰہی اور عبادت کی جاتی ہے ایک دوسرے کے ہاتھوں تباہ و برباد کر دی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یہ وہ احکام اور زریں اصول ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہ صرف دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کو خراب اور منہدم کرنے سے روک دیا بلکہ انہیں آباد کرنے کی ترغیب دی اور مسلمانوں کے لئے ایک ایسا قانون بنا دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! خواہ کوئی مذہب ہو ان کے عبادت خانوں کو تباہ نہ کرو بلکہ ان کی حفاظت کرو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ

محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سراپا نور تھے جو مخلوق خدا کے لئے رحمت بن کر آئے اور آپ قرآن پاک کی ہر آیت کی ہوبہو تصویر تھے آپ نے رواداری کا جو عملی ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا وہ تاریخ کرام کے سامنے ہے جب ہم احادیث پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں انہی ... کا سبق پایا جاتا ہے کہ جب آپ صحابہ کو کسی جنگ کے لئے روانہ فرماتے تو انہیں ہدایت و نصیحت کرتے ہوئے یوں فرماتے:۔

"اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَقْتُلُوْا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"

اے مسلمانو! اللہ کا نام لے کر جہاد کرو اور یہ جہاد خالصتاً دین کی حفاظت کے لئے ہو۔ خبردار! مال غنیمت میں کسی قسم کی بددیانتی نہ کرنا اور نہ کسی قوم سے دھوکہ اور نہ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ کرنا اور نہ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے پجاریوں کو قتل کرنا اور نہ بوڑھوں کو قتل کرنا بلکہ اصلاح کرنا اور احسان کرنا کیونکہ خداوند کریم احسان کرنے والے کو پسند کرتا ہے غرض ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں آپ کی زندگی میں ملتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی غیر مذاہب کے راہبوں اور عبادت خانوں کو خراب کرنے کا حکم دیا ہو۔ یہ رواداری کا پیغام نہ صرف آپ کی زندگی تک محدود رہا۔ بلکہ آپ کے بعد خلفاء کی زندگیوں میں اس کی تابانی نظر آتی ہے۔ اس وقت میں صرف خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق کی مثال پیش کرتا ہوں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ جب آپ کسی جنگ کے لئے فوج روانہ فرماتے تو ان کو نصیحت کرتے کہ سَتَجِدُوْنَ اَقْوَامًا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوْا اَنَّهُمْ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لَهٗ وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دینا جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی عبادت کے لئے وقف رکھا ہے اور جس چیز کو وہ مقدس سمجھتے ہیں انہیں بھی کچھ نہ کہنا پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔ اسلام کے یہ وہ سنہری اور زریں اصول ہیں جن کی مثال دیگر مذاہب میں نہیں ملتی۔ اگر آج تمام دنیا ان اصولوں کو اپنا لے تو یقیناً اس عظیم تباہی سے بچ سکتی ہے جس کی وہ آج شکار ہے۔ اور ان اصولوں پر چل کر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور دنیا

ہفتہ "قرآن مجید" کے دوران برہ پورہ بھاگلپور میں

ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے ساتھ بحث و مباحثہ

رپورٹ مرسلہ مکرم عبد الباقی صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور

ہفتہ قرآن مجید کے دوران ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا اور اس دن کا خصوصی عنوان "قرآن مجید کی روحانی تاثیرات" تھا۔ غیر احمدی دوستوں کو بالخصوص مدعو کیا گیا کہ وہ اپنے ہمراہ کسی عالم کو لے آئیں جو "قرآن مجید کی روحانی تاثیرات" سے متعلق کسی بھی موضوع پر تبادلہ خیالات کر سکے۔ چنانچہ خاکسار نے برہ پورہ سنت والجماعت کی مسجد کے موذن صاحب کو جو حافظ قرآن بھی ہیں غیر احمدی دوستوں کی معرفت دعوت دی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھ مولوی محمد قمر الدین صاحب نامی حافظ و مدرس مدرسہ احمدیہ سنت ہجنگی بھاگلپور کو لئے بیشتر غیر احمدی دوستوں کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کی۔ بحث و مباحثہ کے لئے عنوان "اجرائے نبوت" یا "ختم نبوت" از روئے قرآن مجید رکھا گیا۔ ہماری طرف سے مولوی حسن محمد صاحب نمائندگی کر رہے تھے۔ قبل اس کے کہ بحث کا آغاز ہو مدعی اور مدعا علیہ بننے میں کافی تکرار ہوتی رہی۔ جب مولوی صاحب کسی طرح مدعی بننے پر رضامند نہ ہوئے تو ہم ہی مدعی بننا منظور کر لیا تاکہ اظہار حق کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔

مولوی محمد حسن صاحب نے مولوی صاحب سے کہا۔ میں قرآن مجید سے "اجرائے نبوت" ثابت کروں گا کیونکہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اسی طرح آپ بھی "ختم نبوت" قرآن مجید ہی سے ثابت کر دکھائیں۔ کیونکہ یہ آپ کا عقیدہ ہے لیکن تعجب ہے مولوی صاحب نے جواباً فرمایا۔ آپ کو جو بحث "اجرائے نبوت" پر کرنا ہے وہ کریں۔ ہمارا کیا عقیدہ ہے اس سے آپ کو کیا مطلب اور آپ یہ جان لیجئے کہ ہمارا کچھ بھی عقیدہ نہیں ہے۔ چونکہ ہمارا مقصد تو تبلیغ حق تھا۔ ہم نے کہا مولوی صاحب کا جو بھی عقیدہ ہو اگر وہ اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے نہیں تو ہم اپنے مدعا کو لوگوں کے سامنے کھول کر رکھ دیں۔ چنانچہ مورخہ ۶؍۷ کو بعد نماز ظہر بحث و مباحثہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولوی محمد حسن صاحب نے اپنی طرف سے پہلی دلیل "خاتم النبیین" والی آیت کریمہ پیش کر دی۔ جس کی تشریح قرآن مجید کی روشنی میں کی۔ لیکن مولوی محمد قمر الدین صاحب جو غیر احمدیوں کی طرف سے نمائندگی کر رہے تھے بغیر کسی دلیل کے ہماری تشریح ماننے سے مسلسل انکار کرتے رہے اور اسی بات پہ مصر رہے کہ خاتم کے معنی "ختم کرنے والا" ہوتے ہیں۔ اسلئے اس سے ختم نبوت ہی ثابت ہوتی ہے۔ حالانکہ مولوی محمد حسن صاحب نے بارہا اس امر کو واضح کیا کہ آیت زیر بحث میں جسمانی اولاد کی نفی اور روحانی اولاد کی خوشخبری دی گئی ہے۔

خدا تعالیٰ کا فضل بھی عجیب رنگ میں نازل ہوتا ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهِ کے طور پر ان ہی میں سے ایک ڈاکٹر محمد عادل صاحب نے مولوی صاحب کی اجازت سے ایک سوال کیا (یعنی مولوی قمر الدین صاحب سے) کہ مولوی صاحب! حضور کی تو کوئی جسمانی (نرینہ) اولاد نہیں تھی۔ لیکن کیا ان کے لئے روحانی اولاد بھی ہوگی یا نہیں؟" مولوی صاحب نے جواب دیا "جو بھی مسلمان "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے ہیں وہ سب حضور کی روحانی اولاد ہیں۔ اور ہم لوگ بھی حضور کی روحانی اولاد ہیں اور بے شک حضور کی روحانی اولاد ہوگی" اس پر ڈاکٹر صاحب نے دوسرا سوال کر دیا۔ کہ آپ تو مانتے ہیں کہ روحانی اولاد ہوگی اور ضرور ہے لیکن کیا اُن روحانی اولاد کے مدارج و درجات بھی ہوں گے یا سب ایک ہی درجے کے ہوں گے؟ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے کہا "مدارج اور درجات بھی ہوں گے، صدیق و صالح وغیرہ ہوں گے" مولوی حسن محمد صاحب نے کہا دیکھئے ہمارا مدعی خود بخود ثابت ہو گیا۔ اس نے خود تسلیم کر لیا کہ آنحضرت صلعم کی روحانی اولاد مختلف مدارج اور درجات پانے والی ہوگی جس کا ذکر قرآن کریم نے صاف الفاظ میں فرمایا۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا

اسی آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ نے اور رسول کریم صلعم کی پوری اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کے لئے چار درجات رکھے ہیں منجملہ نبوت بھی ایک درجہ اور ایک انعام ہے۔ اس لئے یہ انعام بھی کسی کو ضرور ملنا چاہیئے ورنہ یہ ایک صرف وعدہ ہی وعدہ ہوگا۔

مگر افسوس مولوی صاحب نے اس واضح دلیل پر بھی پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور لفظ "مع" کے معنی میں فضول تکرار کرتے رہے کہ یہاں صرف "ساتھ ہونے کا وعدہ ہے" نہ کہ فی الحقیقت وہ مرتبہ بھی ملے گا۔

مولوی حسن محمد صاحب نے اس امر کی تائید میں کہ لفظ "مع" "من" کے معنوں میں استعمال ہوا قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کیں۔ مثلاً "مع الابرار" "مع الشاہدین" "مع المؤمنین" "مع الصّٰلحین" وغیرہ ان تمام جگہوں پر "مع" "من" کے معنوں میں استعمال ہوا ہے لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا اور نہ ہی مانے بلکہ دوسرے دن کا وعدہ کر کے بحث کو ختم کر دیا۔

دوسری مجلس کا اہتمام بروز جمعہ ۶؍۱۱ کو کیا گیا۔ صبح آٹھ بجے کا وقت دیا گیا لیکن افسوس مولوی صاحب نے وقت مقررہ کی کچھ نہ پرواہ کی ہم انتظار کرتے رہے نماز جمعہ تک بھی تشریف نہ لائے۔ عصر کے وقت کہیں جا کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ اور لفظ "مع" کی لفظی بحث چھیڑ کر بیٹھ گئے۔ تاکہ معاملہ کسی نتیجہ پہ نہ پہنچ سکے اور بجائے اس کے کہ وہ سنجیدگی سے دلائل کے ذریعہ بحث کو اختتام تک پہنچاتے درمیان ہی میں گڑبڑ ڈالنے لگے۔ ان کے ساتھی بھی غلط افواہیں پھیلاتے ہوئے خاکسار کے گھر سے اٹھ گئے۔

آخر میں خاکسار نے خود مولوی صاحب سے گذارش کی کہ مولوی صاحب! بات دراصل یہ ہے کہ بقول ہمارے "آپ جو کچھ مانتے ہیں وہ بعد میں انکار کر دیتے ہیں" اور بقول آپ کے "ہم لوگوں کی طرف سے جو کہا جاتا ہے بعد میں بدل دیا جاتا ہے" اسلئے بہتر یہ ہوگا کہ یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ آپ جو کہنا چاہیں وہ لکھ دیں ہم جو کہنا چاہیں گے ہم لکھ دیں گے۔ اس طرح جو بھی ریکارڈ ہوگا لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا جائے گا اور پھر لوگ خود فیصلہ کر لیں گے کون حق پر ہے کون حق پر نہیں ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب نے اس کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ بغیر کچھ کہے سنے اٹھ کر چلے گئے اور لوگوں میں یہ افواہ پھیلا دی کہ قادیانی ہار گیا۔

مگر جب مولوی سے کہا گیا کہ اگر یہ درست ہے کہ "قادیانی ہار گیا" تو تحریری مباحثہ کر لیجئے کہ لوگوں پر اصل حقیقت واضح ہو جائے کہ کون ہارا کون جیتا۔ آج بحث کو ختم ہوئے نو دن ہو رہے لیکن ابھی تک تحریری مباحثہ کے متعلق مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا اور بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف تحریری بحث و مباحثہ سے کھلے طور پر گریز کر رہے ہیں اور اپنی کمزوری کا پورے طور پر ثبوت دے رہے ہیں اور یہ اعلان کر رہے ہیں کہ حق "قادیانیوں" ہی کے ساتھ ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ مولوی صاحب تحریری مباحثہ سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔

یہاں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ بحث "اجرائے نبوت" پر شروع ہوئی تھی جو ایک آیت کے پیش کئے جانے کے بعد ہی مولوی صاحب کی کج بحثی میں بات الجھ کر رہ گئی اور بات آگے بڑھ نہ سکی۔ اس لئے احمدی نمائندہ کے ہارنے کا سوال ہی نہیں بلکہ گفتگو کو سنجیدگی کے دائرہ میں رکھتے ہوئے یا تحریری طور پر تسلی بخش مباحثہ کرنے کے لئے ہماری جماعت ہر وقت تیار ہے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ بحث نامکمل حالت میں ختم ہو گئی اس بحث مباحثہ کے خوشکن نتائج اس طور پر ظاہر ہوئے ہیں کہ غیر احمدی نوجوانوں میں حقیقت اور سچائی کی تلاش اور جستجو پیدا ہو گئی ہے۔ ایسے نوجوان ہماری جماعت کے دوستوں سے مل کر استفسار کرتے اور تسلی بخش جواب حاصل کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے اور حقیقی اسلام کو پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تقریبِ رخصتانہ

مکرم حاجی بشیر احمد صاحب کی دختر نیک اختر عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ ٹپہ قاضی نے افتخار احمد صاحب ولد مکرم منشی محمد مجیب صاحب ساکنہ گوپال ضلع مظفر نگر کے ساتھ ... کیا تھا اور ماہ جون کے آخر میں رخصتی کی تقریب انجام پذیر ہوئی۔

۲۸ جون کو بارات گوپال ضلع مظفر نگر سے بجوپورہ ضلع سہارنپور آئی اور مورخہ تیس جون کو رخصت ہوئی۔

اس موقعہ پر علاقہ کے احمدی احباب کو بھی محترم حاجی صاحب موصوف نے مدعو کیا تھا چنانچہ مکرم محمد یوسف صاحب کھتولی ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں اور آجکل قادیان میں مقیم ہیں وہ بھی حاجی صاحب کی دعوت پر اس تقریب میں شریک ہوئے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب خاص پورہ سے مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب ٹپہ بجگان ٹپہ قاضی سے مکرم محمد مظاہر حسن صاحب رڑکی سے شریک ہوئے اور خاکسار کو دہلی سے شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ مکرم یعقوب احمد صاحب ساکنہ رڑکی بارات کے ہمراہ تشریف لائے۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی رنگ میں تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ جون کو ایک وفد بجوپورہ سے ملحقہ دیہات ریڑھی تاجپورہ بھیجا گیا۔ اس وفد میں مکرم محمد یوسف صاحب مکرم یعقوب احمد صاحب مکرم محمد مظاہر حسن صاحب اور بعض اور دوست شریک ہوئے۔ ریڑھی تاجپورہ میں ایک عربی مدرسہ بھی ہے۔ مدرسہ کے استاد صاحب سے عقائد احمدیت پر بات چیت ہوئی۔ وفد کی طرف سے محمد یوسف صاحب نے بحیثیت امیر وفد بات چیت میں حصہ لیا۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے سہارنپور میں جاکر تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں انفرادی طور پہ بجوپورہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

اس ماہ سہ ہی قادیان میں ایک ٹریکٹ "چودھویں صدی اور مسلمان" کے عنوان سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ ٹریکٹ جلسہ سالانہ پر ایک میٹنگ میں طے شدہ پروگرام کے مطابق شائع ہوا ہے۔ میں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس ٹریکٹ کو پہلے شائع کرنے کا انتظام نہ کر سکا۔ جماعتوں کو بھی یہ ٹریکٹ بھجوایا گیا ہے۔ یہ ٹریکٹ بھی کثیر تعداد میں سہارنپور شہر اور ملحقہ علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔

مورخہ ۲۹ جون کی رات کو بجوپورہ میں ایک پبلک جلسہ رکھا گیا۔ یہ جلسہ مکرم منشی مجید صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی جس میں سیرت کے بعض اہم واقعات بیان کئے اور مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ مسلمانوں کی روحانی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں آنا ضروری ہے رات ساڑھے دس بجے یہ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

حاجی بشیر احمد صاحب اس علاقہ میں پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ آپ کی صحت کمزور رہتی ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت کے لئے دعا کریں اس علاقہ میں احمدیت پھیلنے کے لئے بھی دعا کریں۔ مولا کریم سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ صوبہ یو۔پی

وصیّت ۱۳۸۱۵

نوٹ:۔ وصیت منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہے کہ اگر کوئی وصیت کسی جہت سے قابلِ اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر ساندر کردی جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

منکہ ملاحت بی بی بیوہ سید وراثت علی صاحب مرحوم قوم سید (سادات) پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جبرام پور ڈاکخانہ کوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرا گذارہ اپنے بچوں کے ساتھ ہے والد مرحوم کی جائداد میں سے ہم چار بھائی دو بہنوں کے حصہ میں میرا اپنا حصہ تقریباً ڈیڑھ گونٹھ یعنی ۵ ڈیسمل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جس کی موجودہ قیمت ۳۰۰ روپے ہے۔ والسلام

الامۃ نشان انگوٹھا ملاحت النساء بی بی [illegible]

گواہ شد

شاہد احمد ساکن رسولپور P.O. Koad Cuttack ORISSA

گواہ شد سید فضل عمر کشکی عفا اللہ عنہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ [illegible] ۲۱

گواہ شد

سید عبد العظیم گرہالی پور ڈاکخانہ کوڈ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ ORISSA

نئے گورنر سے ملاقات (بقیہ صفحہ اوّل)

؎ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

اس پر گورنر صاحب نے کہا جی ہاں۔ یہ سب باتیں غلط فہمیوں کی بنا پر ہی رونما ہوتی رہی ہیں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

؎ اک نکتہ نے محرم کو مجرم کر دیا
ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا لکھتے رہے

دورانِ گفتگو گورنر صاحب نے کہا کہ اب ہمیں اپنے نظریات اور خیالات میں ایک تبدیلی پیدا کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ ہندو مذہب اور اسلام میں چاند کو بڑا تقدس حاصل ہے اور اس کی عبادت کی جاتی ہے لیکن آج دیکھئے امریکہ اور روس والوں نے اس کی حقیقت ہی ہمارے سامنے پیش کردی اور اس تصور کو ہی مٹا ڈالا ہے۔ گویا کہ ہم اس کو پوجتے رہے اور یہ لوگ اس سے ہی لے اُڑے۔

اس وقت مکرم مولوی کمال الدین صاحب نے کہا کہ اسلام میں چاند کے بارے میں کوئی ایسا تصور یا تقدس نہیں پایا جاتا کہ اس کی عبادت کی جائے ہم صرف اسے خدا کی ایک مخلوق ہی سمجھتے ہیں اس کی کبھی عبادت نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ اور بھی مختلف امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ چونکہ گورنر صاحب بہت صاف وشفاف اور شگفتہ اردو میں بات کر رہے تھے۔ اور موصوف کو شاعرانہ طبیعت رکھنے کی وجہ سے شعر و سخن سے بھی کافی دلچسپی ہے۔ اس لئے یہ گفتگو بہت پُررونق اور پُرلطف رہی۔ اور ہم سب گورنر صاحب کی سادگی اور شگفتگی سے محظوظ ہوتے رہے۔

گفتگو کے دوران میں ہی گورنر صاحب کی طرف سے کافی بسکٹ وغیرہ پیش کئے گئے۔ ملاقات کے آخر میں تصویر کھینچنے کی بھی اجازت دی گئی۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک دفعہ پھر اپنے سٹیٹ کے گورنر کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اپنے فرائض سرانجام دینے اور تبلیغ حق پہنچانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ صفیہ خاتون مورخہ ۲۸/۶/۷۱ کٹک ہسپتال میں زچگی کی حالت میں وفات پاگئیں۔

اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون

احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد المجید احمدی بنگالی حال مقیم سونگھڑہ

شکریہ احباب اور درخواستِ دعا

خاکسار گذشتہ ایام میں مسلسل تبلیغی دوروں اور تقاریر کی وجہ سے [illegible] کے عارضہ میں مبتلا رہو گیا تھا بفضلہ تعالیٰ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان و احباب کرام کی دعاؤں کی برکت سے کافی حد تک صحتیاب ہو چکا ہوں مگر علاج ابھی جاری ہے اپنے بزرگان و احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پھر درخواستِ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے اور صحت و سلامتی سے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور الشفاء بیرا بلا حیال کہ برہنگ میں ماندہ نامراد ہیں۔ خاکسار حکیم احمد حنیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بمبئی۔

مذہبی رواداری اور غیر مذاہب کی عبادتگاہوں کے متعلق

اسلامی احکام (بقیہ صفحہ نمبر ۹)

کی تمام قومیں قرآن کریم کے ان اصولوں پر قائم ہو جائیں۔ تو ایک ایسے جسم واحد کی طرح بن سکتی ہیں جس کی بے قراری سے دوسری قوم بھی بے قراری اور اضطراب محسوس کرے گی جس طرح ایک جسم کے اگر کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہو جاتا ہے اسی وحدت اور اتحاد کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت شیخ سعدی رحمہ ایک جسم سے تشبیہ دیتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:-

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

غرض اسلامی شریعت خلفائے میں غیر مذاہب کی عبادت گاہوں کا احترام پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے اور تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان حکمرانوں نے اور فاتحین نے انہی اصولوں پر عمل کیا ہے۔ حضرت خالد بن ولید جو ایک مشہور اسلامی سپہ سالار گزرے ہیں۔ ان کے متعلق تاریخ میں آتا ہے کہ جب انہوں نے عیسائیوں پر فتح پائی تو ان کو یہ تحریر دی۔

کہ ان کے گرجے برباد نہیں کئے جائیں گے ان کو ناقوس بجانے سے روکا نہیں جائے گا۔ ان کی عیدوں کے دن انہیں صلیب کے جلوس نکالنے کی اجازت ہوگی۔

یہ وہ پاک تعلیم ہے جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دی اور جس پر عمل پیرا ہو کر مسلمانوں نے ہمیشہ غیر قوموں کے معبدوں اور راہبوں اور پجاریوں کا احترام کیا۔

غرضیکہ سرور کائنات محبوب دوجہان کی حیات طیبہ کے جس پہلو پر غور کرو عقل حیران ہوتی ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک ورق محیر العقول اور کائنات پر رحمت و برکت کی مجسم داستان ہے۔ حضور کی تعلیم اور بیان فرمودہ قانون دنیا بھر کے قوانین تعلیموں اور دیگر تمام مذاہب و ادیان پر نمایاں ممتاز فوقیت رکھتا ہے اور ہر ایک سعید فطرت انسان کے لئے تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ وہ ان زریں اصول کو دیکھ کر کہ اس کی زبان بے اختیار ہو کر یہ نہ پکار اُٹھے۔

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

خدمتِ دین کا بہترین موقعہ

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:-

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو چند کلرکوں کی ضرورت ہے مرکز سلسلہ میں خدمتِ دین کرنے کے خواہش مند احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ ایسے احباب جو مولوی فاضل یا میٹرک پاس ہوں اور خدمتِ سلسلہ کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں امراء اور صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا دیں۔

ابتدائی طور پر مبلغ ۹۰/- روپے دیئے جائیں گے۔ امتحان سروس کمیشن کے بعد ۲۲۰-۶-۱۶۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں فکس کر دیئے جائیں گے۔ اور حسب قواعد ترقیاں شروع ہو جائیں گی۔ امید ہے کہ عہدیداران جماعت بھی مخلصین کو تحریک کر کے مرکز کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین فرمائیں گے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اگست بمقام سرینگر

بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ اگست آل کشمیر احمدیہ کانفرنس احاطہ مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہوگی۔

مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق احباب بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ یہ موسم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیاحت کے لئے بھی اچھا ہوتا ہے۔

المعلن

غلام نبی نسیم صدر آل کشمیر مجلس کمیٹی سرینگر

دعائے مغفرت

میری پھوپھی ماں حضرت فاطمہ بیگم صاحبہ کا بتاریخ ۲۱ جون ۱۹۷۱ء انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مولوی محمد رحمت اللہ صاحب سنوری صحابی مرحوم کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ آپ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیاں عطا کی تھیں۔ ان میں سے اس وقت ایک لڑکی بقید حیات ہے۔

آپ بہت ہی ملنسار۔ ہردلعزیز اور بہت ہی مخیر عورت تھیں۔ بزرگان دین درویشان قادیان اور قارئین کرام سے میری درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس میں بلند درجات اور مغفرت کی دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد رحمت اللہ احمدی جماعت ۲

۲-احمدیہ چندہ پور تعلقہ کاماریڈی
ضلع نظام آباد

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے جیسا کہ نمازِ فرض کی ادائیگی (قرآن کریم)

ضرور خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے تب فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجیے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

ٹیلیفون نمبرز { 23-1652 / 23-5222 } تار کا پتہ: { Autto Centre